جمعرات 26 ذیقعد 1434ھ 3 اکتوبر 2013ء

مہنگائی کے جن پر قابو پائیں!

بجلی اور پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں ایک بار پھر اضافے کے حکومتی فیصلے نے ملک بھر میں اضطراب کی لہر دوڑا دی ہے۔ لاہور اور ملتان سمیت کئی شہروں میں مظاہرے ہوئے ہیں۔ پیپلز پارٹی، تحریک انصاف، مسلم لیگ (ق) اور اے این پی نے سینٹ، قومی اسمبلی، پنجاب اسمبلی اور خیبر پختونخوا اسمبلی میں جمع کرائی گئی التوا کی تحریکوں میں نرخوں میں اضافہ واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے جبکہ بجلی اور پیٹرول کے نئے نرخوں کو اسلام آباد اور سندھ ہائی کورٹوں میں چیلنج کر دیا گیا ہے۔ صورت حال ایسی ہوگئی ہے کہ مذکورہ نرخوں کو جواز بنا کر ایک جانب کئی ضروری اشیاء کی قیمتیں دکانوں پر سابقہ نرخوں سے زیادہ وصول کی جارہی ہیں تو دوسری جانب ذخیرہ اندوزوں نے مزید منافع کی خاطر کئی چیزیں مارکیٹ سے غائب کر دی ہیں۔ ٹرانسپورٹرز نے پبلک ٹرانسپورٹ کے کرائے بڑھانے کے اشارے دینے شروع کر دیئے ہیں اور فلور مل مالکان بھی آٹے کے دام بڑھانے کے لئے پر تول رہے ہیں۔ اس منظر نامے میں عدالت عظمیٰ نے صورت حال پر فوری توجہ دے کر عام آدمی میں یہ احساس اجاگر کیا ہے کہ وہ بالکل بے دست و پا نہیں، بلکہ اس کی دادرسی کے راستے کھلے ہیں۔ لوڈ شیڈنگ کے خلاف از خود نوٹس کیس کی سماعت کے دوران چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کی سرکردگی میں تین رکنی بنچ نے بجلی کے نرخوں میں اضافے کے معاملے پر جواب طلب کر کے ایک اعتبار سے حکومت کی مدد بھی کی ہے کیونکہ غریب اور متوسط طبقے کے جو لوگ موجودہ حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد بجلی، گیس، پیٹرول، ڈیزل اور دوسری چیزوں کی قیمتوں میں کمی اور ان کے نتیجے میں آٹے، چاول، دودھ، دالوں، تیل، مرچ، پیاز، لہسن، سبزیوں اور دوسری اشیاء کے سستا ہونے کی امید کر رہے تھے، انہیں چار ماہ کی مدت اقتدار میں پیٹرول اور ڈیزل کے نرخوں میں چوتھی بار اضافے اور بجلی کے پریشان کن حد تک مہنگا ہونے کے باعث جس مایوسی کا سامنا کرنا پڑا ہے اس کے کوئی منفی رخ اختیار کرنے سے پہلے سپریم کورٹ کی کارروائی کے ذریعے انہیں ایک نئی امید دی گئی ہے۔ منگل کی کارروائی کے دوران چیف جسٹس کے ان ریمارکس نے کہ ''غریب کو مت ماریں''، جہاں غریبوں میں جینے کی امنگ پیدا کی ہے وہاں حکومت کو اس بات کا جائزہ لینے کا موقع فراہم کیا ہے کہ بیورو کریسی کے جن کل پرزوں نے مالیاتی مسائل کے حل کے لئے بجلی، تیل، اور گیس کے نرخ بڑھانے کی صورت میں بالواسطہ ٹیکس لگانے کا مشورہ دیا ہے، کیا وہ سنگین اقتصادی مسائل پر قابو پانے میں واقعی معاون ہو سکتے ہیں۔ دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں، جہاں وقتاً فوقتاً اقتصادی اور معاشی بحران جنم نہ لیتے ہوں۔ لیکن ایک لائق معاشی ٹیم کی پہچان یہ ہے کہ وہ بحرانوں کو مواقع میں تبدیل کر لیتی ہے اور ایسے طریقے تجویز کرتی ہے جن سے عام لوگوں کے بوجھ میں اضافے کی بجائے کمی آئے اور دیگر اقدامات مثلاً اشرافیہ سے ٹیکسوں کی وصولی، بیرون ملک کسی بھی وجہ سے پھنسی ہوئی دولت واپس لانے، کرپشن پر قابو پانے، برآمدی تجارت بڑھانے اور غیر روایتی منڈیاں تلاش کرنے کی صورت میں معاشی بڑھوتری کے راستے تلاش کرتی ہے۔ تیل، گیس اور بجلی جیسی چیزوں کے نرخوں میں اضافہ بالواسطہ ٹیکسوں کی وہ بدترین صورت ہے جس سے مہذب ممالک اجتناب برتتے ہیں اور ہمیں بھی اجتناب برتنا چاہئے۔ چیف جسٹس نے واضح کیا ہے کہ ملک میں نادر شاہی نظام چلنے نہیں دیا جائے گا۔ حکومت بھی جمہوری اقدار کی سربلندی چاہتی ہے۔ ان حالات میں بدھ کے روز عدالت عظمیٰ میں حکومت کی یہ پیش کش حوصلہ افزا ہے کہ وہ بجلی کے نرخوں پر نظر ثانی کے لئے تیار ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ بجلی، پیٹرولیم مصنوعات، گیس اور پانی سمیت تمام اشیاء کے نرخوں پر اس طرح نظر ثانی کی جائے کہ خود کو ٹیکسوں سے مستثنیٰ سمجھنے والے طبقوں سے ان کی زمینوں، جائیدادوں، کاروباروں، بیرون ملک املاک اور روزمرہ معیار زندگی کے حساب سے براہ راست ٹیکس وصول کئے جائیں اور غریب و متوسط طبقے سے بالواسطہ ٹیکس کا بوجھ ہٹا کر اسے زندہ رہنے کا موقع فراہم کیا جائے۔